اللہ تعالیٰ کے احسانات کو یاد رکھنے والا دل کبھی شیطان کے حملوں کا نشانہ نہیں بن سکتا

گناہ کا آغاز ناشکری سے ہوتا ہے اور سب ناشکرے شیطان کے غلام بن جاتے ہیں،

روزنامہ الفضل ربوہ
فون ۴۲۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | جمعرات ۸ ربیع الثانی ۱۴۱۲ھ، ۱۷ اخاء ۱۳۷۰ہش، ۱۷ اکتوبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۳۳

دعا کرنی چاہیئے کہ مغضوب علیہم کی طرح اس وقت توبہ نہ کریں جب توبہ کے دروازے بند ہو چکے ہوں بلکہ اس سے پہلے توبہ کی توفیق ملے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغضوب علیہم اور ضالین کی دعاؤں سے بچیں تاکہ ہماری دعاؤں میں ایک نئی جلا پیدا ہو جائے

خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۵ وفا ۱۳۷۰ہش (۵ جولائی ۱۹۹۱ء) بمقام ٹورانٹو۔ کینیڈا

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کے نام پیغام

"آج کا یہ خطبہ جمعہ جو میں ٹورانٹو انٹاریو کینیڈا سے دے رہا ہوں۔ ٹورانٹو کے علاوہ کینیڈا کے تین اور شہروں میں بھی سنا جا رہا ہے۔ یعنی وینکوور، ایڈمنٹن اور کیلگری۔ اسی طرح یونائیٹڈ سٹیٹس کے پانچ شہروں میں یہ خطبہ براہِ راست سنا جا رہا ہے یعنی نیویارک، واشنگٹن، شکاگو، ڈسنگبرو اور نیو جرسی۔ اسی طرح دنیا کے دوسرے ممالک میں سے حسب سابق ماریشس اور جاپان کے علاوہ پیرس (فرانس) میں بھی اور ڈنمارک اور فرانکفورٹ (جرمنی) میں بھی۔ پیرس کی طرف سے یہ اطلاع مجھے ملی ہے کہ چونکہ آج وہاں خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ہو رہا ہے اور یہ فرانس کی تاریخ میں غالباً پہلا سالانہ اجتماع ہے۔ اس لئے انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ اس خطبے میں ان خدام کو مخاطب کرتے ہوئے ان کے لئے بھی حوصلہ افزائی کے کچھ الفاظ کہہ دوں۔ میں اپنی طرف سے بھی اور آپ سب کی طرف سے بھی جو یہاں اس خطبے میں شریک ہیں مجلس خدام الاحمدیہ فرانس کے ہونے والے اجتماع پیرس میں جتنے احباب شامل ہیں خواہ وہ خدام ہیں، انصار ہیں، خواتین ہیں یا بچے ہیں۔ سب کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اور ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب بنائے اور یہ اجتماع تو دو تین دن میں ختم ہو جائے گا مگر اس کی برکتیں اور فوائد ہمیشہ جاری رکھے۔ اب میں اصل مضمون کی طرف آتا ہوں۔

انعام پانے والوں کی دعائیں

ایک لمبے عرصے سے نماز سے متعلق خطبات کا ایک سلسلہ دے رہا ہوں۔ جس میں سورہ فاتحہ سے نماز میں استفادہ کرنے سے متعلق مختلف خطبات دیئے ہیں۔ آخری خطبہ اس مضمون پر تھا کہ نماز میں جب ہم۔۔ (اہمیں سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں کے راستہ پر جن پر تو نے انعام کیا) کہتے ہیں تو وہ خدا کے پاک بندے جن پر خدا نے انعام فرمایا ان کے رستے پر چلنے کی دعا مانگتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہم پر ضروری ہے کہ اس سفر کو آسان کرنے کے لئے انہیں لوگوں کی دعائیں مانگیں جن کی قبولیت کے طور پر اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان فرمائے۔ پس آخری خطبہ جو امریکہ میں اسی موضوع پر تھا اس میں منعم علیہ گروہ کی دعاؤں میں سے آخری دعاؤں پر میں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ اس دعا کا اگلا حصہ ہے .... اے ہمارے رب ہمیں اس رستے پر نہ چلانا جس پر وہ انسان چلتے رہے جو تیرے غضب کا نشانہ بنے۔ یا وہ لوگ چلے جنہوں نے کچھ عرصہ صراطِ مستقیم پر چل کر اس صراطِ مستقیم کو چھوڑ دیا۔ اور بھٹک گئے۔

مغضوب اور ضالین کی دعاؤں سے بچیں

قرآن کریم کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ بھی بعض دعائیں کیا کرتے تھے۔ اور جیسے منعم علیہم گروہ کی دعائیں قرآن کریم میں درج ہیں۔ "مغضوب" اور "ضالین" کی دعائیں بھی درج ہیں۔ پس ضروری ہے کہ ہم ان دعاؤں سے بچیں اور ان دعاؤں کی روح سے بچیں جو قرآن کریم میں عبرت کے طور پر ہمارے لئے محفوظ کی گئی ہے۔ اور اس پہلو سے آج کا خطبہ اسی موضوع پر ہو گا۔

صرف دنیا حاصل کرنے کی دعا مانگنا خطرناک ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ بعض انسانوں میں سے ایسے بھی ہیں جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمیں اس دنیا کی حسنہ عطا فرما۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہو گا۔ اس دعا کا پس منظر یہ ہے کہ حج کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ جب تم حج کے مناسک ادا کر چکو یعنی عبادات پوری کر چکو تو پھر اللہ تعالیٰ کو اس طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے آباء و اجداد کو یاد کیا کرتے ہو۔ بلکہ اس سے بھی بہت بڑھ کر۔ اس کے بعد فرماتا ہے کہ بعض ان میں سے ایسے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہمیں دنیا کی اچھی چیزیں عطا فرما۔

سوال یہ ہے کہ اس کا حج کے مضمون سے کیا تعلق ہے۔ وہ تعلق یہ ہے کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ انسان جو اس دُنیا کا ہو چکا ہو اور دُنیا ہی کے لئے جیتا ہو، دُنیا ہی کے لئے مرتا ہو۔ وہ جب عبادت کے معراج پر بھی پہنچتا ہے تو اُس کی دُعا دُنیا طلبی کی دُعا ہی ہوتی ہے۔ پس فرمایا کہ یہ نہ سمجھو کہ حج میں جو لوگ میرے قریب آئے۔ جو اپنی عبادت کے معیار کو پہنچے وہ سب کے سب ایسے ہیں جو میری تمنا لے کر آئے تھے۔ کچھ بدنصیب اُن میں سے ایسے بھی ہیں جو دُنیا کی آرزوئیں لے کر یہ جان جوکھوں کا سفر اختیار کرنے والے تھے۔ اور آخر پر جب وہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے رہے تو مجھ سے دُنیا ہی مانگتے رہے۔ فرمایا ہم اُن کو دُنیا دُوں گا لیکن پھر آخرت میں اُن کے لئے کوئی حصّہ نہیں ہوگا۔ یہاں جو سزا کا پہلو ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ عبادت میں جب ایک انسان معراج کو پہنچتا ہے تو خدا قریب آچکا ہوتا ہے۔ اُس وقت خدا کو نہ مانگنا اور دُنیا کی طرف جُھک جانا یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ بالآخر دُنیا ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ پس دُنیا مانگنا منع نہیں ہے مگر جس پس منظر میں دُنیا مانگنے کا نقشہ بیان ہوا ہے اُس سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں جا کر وہ لوگ اپنے اندرونے کو ننگا کر دیتے ہیں۔ پس خدا بہتر جانتا ہے کہ کتنے لکھوکھہا حج کرنے والے ہیں جو دُنیا طلبی کی تمنا لئے ہوئے حج کرتے ہیں۔ لیکن یہاں اس مضمون کا تعلق صرف حج ہی سے نہیں بلکہ ہر عبادت سے ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نصیحتاً فرماتا ہے (۔) کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اے خدا ہمیں دُنیا کی اچھی چیزیں بھی عطا فرما۔ لیکن آخرت کی اچھی چیزیں بھی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ دُنیا کی چیزیں ہمیں اپنی طرف اس طرح مائل نہ کرلیں کہ ہم اُن کے نتیجے میں تجھے بھول جائیں اور بالآخر آگ کے عذاب کا سزاوار ٹھہریں۔ پس دُنیا کی اچھی باتیں طلب کرتے ہوئے ساتھ احتیاطاً یہ دُعا بھی سکھا دی گئی کہ وہ باتیں بھی تمہیں ملیں گی اور آخرت کی اچھی چیزیں بھی ملیں گی۔ مگر یاد رکھنا کہ دُنیا کی اچھی چیزوں میں گم نہ جانا۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں پھر بھی یہ خطرہ رہے گا کہ تم خدا کے عذاب کے سزاوار ٹھہرو۔

یہ دُعا سورۃ البقرہ آیت ۲۰۲ سے لی گئی تھی۔ ایک دوسری مغضوب اور ضالین کی دُعا یہ ہے جو سورۃ نساء کی آیت ۷۸ اور ۷۹ سے لی گئی ہے۔ اس میں وہ یہ دُعا کرتے ہیں (۔) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب تُو نے کیوں ہم پر قتال اتنا جلدی فرض کر دیا۔ کاش تُو نے اسے کچھ مدّت کے لئے ٹال دیا ہوتا، اُن سے کہہ دے کہ دُنیا کی زندگی تو ایک عارضی فائدے کی جگہ ہے اور باقی رہنے والی بھلائی آخرت ہی میں ہے۔ اور تم پر کوئی اتنا بھی ظُلم نہیں کیا جائے گا جتنا کھجور کی گٹھلی کے اندر لکیر ہوتی ہے۔

ابتلاؤں میں جوابی حملے کی بجائے صبر کی تلقین

اس دُعا کا پس منظر یہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) کہ کیا تُو نے اُن لوگوں کا حال نہیں دیکھا جن کو اللہ تعالیٰ یہ فرماتا تھا کہ تم لوگوں سے اپنے ہاتھ کو روکے رکھو۔ (۔) اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔ یہاں ایسے لوگوں کا نقشہ کھینچا گیا ہے جن پر یکطرفہ ظلم ہو رہے ہیں اور اُس ظلم کے دَور میں وہ بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں کیوں اجازت نہیں دی جاتی کہ ہم اپنا دفاع کریں ہمیں کیوں اجازت نہیں دی جاتی کہ ہم بھی جوابی حملے کریں۔ اور اس مزاج کے لوگ جیسے پہلے زمانوں میں پائے جاتے تھے اس زمانے میں بھی پائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں جو احمدیوں پر ایک لمبا ابتلاء کا دَور گزرا ہے۔ اُس میں مجھ سے بھی ایسے مطالبے ہوئے ہیں اور بعض خطوط کے ذریعے بھی بڑے بڑے احتجاج ملتے ہیں کہ ہمیں یہ موقع دیں ہم بھی جوابی کارروائی کریں جس طرح وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں ہم اُس کا بدلہ ان سے اتاریں۔ لیکن اُن کو مَیں ہمیشہ صبر کی تلقین کرتا ہوں۔ پس قرآن کریم فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ (ایمان والوں) کو جوابی حملے کی اجازت نہیں دیتا۔ اور یہ نصیحت فرماتا ہے کہ اپنے ہاتھ روکے رکھو اور صبر سے کام لو۔ دُعا کے ذریعے اور زکوٰۃ کے ذریعہ نیک کاموں میں خرچ کر کے تسکینِ قلب حاصل کرو۔ لیکن وہ لوگ جب بالآخر جہاد فرض کر دیا جاتا ہے تو اُس وقت ان کا مزاج بالکل اُلٹ جاتا ہے وہ جو پہلے بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیں موقع دیا جائے ہم جوابی کارروائی کریں گے۔ اُن کی یہ کیفیت ہو جاتی ہے کہ کہتے ہیں (۔) اے خدا اتنی جلدی تُو نے جہاد فرض کر دیا ابھی تو ہمیں طاقت ہی کوئی نہیں آئی۔ کاش کچھ اور مدّت کے لئے اس فرضیتِ جہاد کو ٹال دیا ہوتا (۔) اُن سے کہہ دے کہ تم دُنیا میں چند دن اور بھی رہ جاؤ گے تو بالآخر یہ دُنیا عارضی ہے اور اس دنیا کے فائدے بھی چند دنوں کے فائدے ہیں۔ جو باقی رہنے والی حسنات ہیں وہ تو آخرت ہے۔ پس چند دن کے جہاد کے ٹالنے سے تمہیں کیا فرق پڑے گا۔ بہرحال یہ جو دُعا ہے یہ اُس سے پہلے کی ایک کیفیت سے تعلق رکھتی ہے جو کھوکھلی کیفیت ہے اور (وہ ایمان والوں) کو دھوکہ دینے والی بات ہوتی ہے۔ عام طور پر ایسے لوگ جو بڑھ بڑھ کر باتیں کرتے ہیں وقت آنے پر ہمیشہ بُزدلی دکھایا کرتے ہیں یہ دُعا جو مَیں بیان کر چکا ہوں۔ یہ سورۃ نساء کی تھی۔

پکڑ آنے کے وقت یہ کہنا کہ پھر ایسا نہیں کریں گے بے معنی ہے

پھر سورۃ انعام ۲۸ تا ۳۱ میں مغضوب علیہم کی یہ دُعا ہے (۔) کاش تُو دیکھتا اُن لوگوں کو جو آگ کے سامنے پیش کئے جائیں گے۔ یعنی مرنے کے بعد اُن کا عذاب اُن کو دکھائی دینے لگے گا (۔) کاش ایسا ہو کہ ہمیں واپس لوٹا دیا جائے۔ تب ہم ہرگز اپنے خدا کی، اپنے رب کی آیات کی تکذیب نہیں کریں گے (۔) اور ہم یقیناً (ایمانداروں) میں سے ہو جائیں گے۔

(۔) اُن کی وہ صورتِ حال وہ حقیقت ظاہر ہو چکی ہے جو اس سے پہلے وہ چھپایا کرتے تھے۔ لیکن اگر وہ دوبارہ لوٹا دیئے جائیں تو ہمیشہ وہی کریں گے پھر بھی وہی کریں گے جس سے اُن کو منع کیا جاتا تھا یا منع کیا جاتا ہے اور اس دعوے میں وہ جھوٹے ہیں کہ اگر ہمیں اور مہلت دی جائے تو ہم اس مہلت سے استفادہ کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی آیات کی تصدیق کریں گے اور خدا تعالیٰ کے احکامات کے مطابق کریں گے۔ یہ ایک نفسیاتی نکتہ ہے۔ اور اس کا فیصلہ دراصل اس دُنیا میں ہو چکا ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا یہ کہنا کہ اُن کو دوبارہ لوٹایا جائے تو وہی کریں گے۔ یہ محض ایک دعویٰ نہیں بلکہ اس کا ثبوت ان لوگوں کی زندگیوں سے بارہا ملتا ہے۔ ہر وہ شخص جو اپنے گناہ کے نتیجے میں اپنی پاداشِ عمل کا مُنہ دیکھنے لگتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اُس کی سزا قریب آگئی ہے۔ ہمیشہ یہی کہتا ہے کہ اگر یہ بار ٹل جائے، اگر اس دفعہ مَیں نہ پکڑا جاؤں تو مَیں توبہ کروں گا اور جب مشکل ٹل جاتی ہے۔ جب ابتلاء دُور ہو جاتا ہے تو پھر دوبارہ وہی حرکتیں کرتا ہے۔ ایسے طالب علم آپ نے دیکھے ہوں گے اور مَیں ذاتی تجربے کے طور پر بھی جانتا ہوں کہ جب امتحان سر پر آ جایا کرتا تھا تو ہم بہت توبہ کیا کرتے تھے کہ اگلی دفعہ جب نئے سال ترقی کریں گے تو پھر شروع سے ہی کتابیں اچھی طرح سنبھال کر رکھیں گے۔ خوب پڑھیں گے محنت کے ساتھ۔ اس دفعہ کسی طرح یہ بلا ٹل جائے۔ اور ایسے طلباء جو یہ باتیں کرتے ہیں جب بھی بلا ٹلتی ہے دوبارہ پھر بالکل ویسے ہی ہو جاتے ہیں۔ دُنیا کے امتحانوں میں تو کوئی ایسی بات نہیں۔ مگر جب خدا کے حضور ایسے وعدے کئے جائیں اور بار بار پہلی حالت کی طرف رجوع کیا جائے تو پھر قیامت کے دن خدا تعالیٰ کا یہ جواب دیکھیں کیسا برحق ہے کہ تم وہی تو ہو جو پہلے اسی قسم کی باتیں کیا کرتے تھے۔ آج اگر ہم یہ عذاب ٹال دیں اور تمہیں واپس لوٹا دیں تو ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ تم پھر دوبارہ وہی حرکتیں کرو گے جو اس سے پہلے کرتے چلے آئے ہو۔ پس ایسی باتیں کرنا جب پکڑ کا وقت آجائے اور امتحان کا وقت ختم ہو جائے بالکل بے معنی اور لغو باتیں ہیں ایسی دُعا سے استغفار اور اس کے مواقع سے استغفار کرنا چاہیئے۔

سرمایہ داروں کے ذریعے غریبوں کا استحصال

سورہ انعام کی ایک دُعا ہے ۱۲۹ اور ۱۳۰ آیات میں۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (۔) جب اللہ تعالیٰ اُن سب کو اکٹھا کرے گا (۔) اے جنّوں میں سے سردارو اور بڑے لوگو تم نے عوام النّاس کا خُوب استحصال کیا ہے (۔) عوام النّاس میں سے جو بڑے لوگ ہیں وہ خدا کے حضور یہ عرض کریں گے۔ (۔) اے خدا ہم میں سے بعض نے بعض کا استحصال کیا ہے (۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہاں تک کہ وہ مدّت جو تُو نے ہمارے لئے مقرر فرما رکھی تھی وہ پُوری ہوئی (-) اللہ تعالیٰ فرمائے گا آگ تمہارا ٹھکانا ہے تم اُس میں لمبے عرصے تک رہو گے (سوائے اس کے جو اللہ چاہے) سوائے اس کے کہ اللہ اس بلا کو ٹالنے کا فیصلہ فرمالے (-) اللہ تعالیٰ بہت حکمتوں والا اور بہت جاننے والا ہے۔

ان آیات میں بظاہر دُعا پیش نہیں کی گئی مگر ایک ایسی حالت بیان کی گئی ہے جس کے نتیجے میں اپنی حالت خدا کے حضور پیش کرنے والے رحم کی تمنا کرتے ہیں۔ یہ دُعا جو عذاب کے سامنے حاضر ہونے کے بعد بعض لوگ کریں گے نسبتاً زیادہ مطالعہ کی محتاج ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو کہ یہاں جنّ سے کیا مراد ہے۔ اِنس سے کیا مُراد ہے اور کیا بات پیش کی جارہی ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے فرمایا (-) اے جنّو! تم نے لوگوں میں سے عوام النّاس میں سے اکثر سے ناجائز فائدے اُٹھائے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ اگر جنّ وہ مخلوق ہے جس کے متعلق عوام النّاس میں مشہور ہے .... کہ یہ انسانوں سے ہٹ کر ایک ایسی مخلوق ہے جو ہمیں نظر نہیں آتی۔ اُس کے متعلق کب انسان کے سامنے یہ بات آئی ہے۔ کب انسانی تجربے میں یہ بات آئی ہے کہ اُن فرضی جنّوں نے بھاری تعداد میں انسانوں سے فائدہ اُٹھایا ہو اور اُن کو اپنا غلام بنالیا ہو۔ کوئی اتفاق سے کہیں کوئی ایسا مریض ملتا ہے جس کے متعلق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اُس کو جنّ چمٹ گیا اور اُس نے اُس کو قابو کرلیا۔

پس یہاں لازماً جنّ سے مراد کچھ اور ہے .... یعنی جنّ سے مراد بڑے لوگ ہیں اور جب خدا جنّ اور اِنس کا ذکر ایک دوسرے کے مقابل رکھ کر فرماتا ہے تو اس سے ہمیشہ مراد (سرمایہ دار) CAPITALIST اور (پرولتاریہ) PROLETARIAT یعنی عوام النّاس اور بورژوا لوگ ہیں ایک دوسرے کے مقابل پر یعنی بورژوا کے مقابل پر (پرولتاریہ) PROLETARIAT جو بڑی بڑی استحصالی طاقتیں ہیں مثلاً مغربی طاقتیں (سرمایہ دار) CAPITALIST۔ ان کے مقابل پر اشتراکی طاقتیں اور بڑے آدمیوں کے مقابل پر چھوٹے غریب بے کس عوام یہ مقابلہ ہمیشہ کیا جاتا ہے جنّ اور اِنس کے ذریعے۔ اور اس کو مدِّنظر رکھتے ہوئے آپ لفظِ استحصال کا ذکر یہاں خوب اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ ہمیشہ اشتراکیت کی طرف سے یہی آواز اُٹھائی گئی ہے کہ مغربی (سرمایہ دار) CAPITALIST طاقتیں استحصالی طاقتیں ہیں اور سائنٹفک سوشلزم کی بُنیاد ہی اس بات پر ہے کہ بعض لوگ بعض غرباء کا استحصال کرتے ہیں اور اُس کے ردِّعمل کے طور پر ایک اشتراکی نظام وجود میں آیا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ ہم بڑے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہیں گے (-) تم نے عوامی طاقتوں کو زیر کرلیا ہے۔ اور اُن سے بہت سے استفادے کئے ہیں۔ ایسے استفادے جو استحصالی کہلاتے ہیں۔ جو جائز نہیں ہیں۔ یہ ایک دَور تو وہ تھا جو جنگِ عظیم سے پہلے کا دور تھا جبکہ اشتراکی نظام مقابل پر اُبھرا نہیں تھا۔ اور اس وقت ایک ہی (سرمایہ دارانہ) CAPITALIST نظام تھا جو ساری دُنیا کو زیر کئے ہوئے تھا۔ ایک اب وہ دَور ہے جس میں ہم داخل ہو رہے ہیں۔ اس میں پھر (سرمایہ دارانہ) CAPITALISTIC نظام اکیلا رہ گیا ہے۔ اور اکثر عوامی نظام کو اس نے زیرِ منقار کرلیا ہے اپنی لگام کے نیچے لے لیا ہے۔ (-) یہ ذکر چل رہا ہے قیامت کے دن اِن دونوں گروہوں کو سزا دی جائے گی۔ یہ پس منظر ہے اس آیت کا۔

ہر انسان اپنے گناہوں کا خود ذمّہ دار ہے

اُس وقت خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ جو عوام النّاس ہیں وہ یہ عرض کریں گے کہ اے خدا یہ لوگ غالب تھے اور طاقتور تھے۔ انہوں نے ہمارا استحصال کیا اور اُس استحصال کے نتیجے میں، ہم سے بدیاں سرزد ہوئیں۔ ہم اِن کے پیچھے چل پڑے اور اس معاملے میں ہم مجبور تھے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (-) کہ یہ کوئی ایسی مجبوری نہیں ہے جس کے نتیجے میں انسان خدا کو چھوڑ دے اور راہِ راست سے ہٹ جائے۔ اس لئے اگر دُنیا میں انہوں نے تمہارا استحصال کیا تو اُس کا یہ نتیجہ نکالنا غلط ہے کہ تم گناہوں پر مجبور ہوگئے اور صراطِ مستقیم چھوڑنے پر مجبور ہوگئے۔ اس لئے یہ عذر قبول نہیں ہوگا۔ گمراہوں کی یہ دُعا ہمارے لئے ایک عبرت ہے۔ بہت سے ایسے لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم چونکہ بڑے لوگوں کے تابع ہیں اُن کے ہاتھوں مجبور ہیں۔ اس لئے ہم اپنے گناہوں کی پاداش نہیں دیکھیں گے۔ ہم اپنے گناہوں کی سزا نہیں پائیں گے کہ ہم تو مجبور تھے۔ اللہ تعالیٰ اس عذر کو ردّ فرما رہا ہے اور فرماتا ہے کہ ہر انسان اپنا خود ذمّہ دار ہے۔ اگر کسی بڑے آدمی کے پیچھے لگ کر تم بدی کرو گے تو یہ کہنا کافی نہیں ہوگا کہ ہم بڑے آدمی کے اثر کے نیچے مجبور تھے۔

بعض دفعہ بددعائیں بھی قبول ہو جاتی ہیں

ایک دُعا سورۃ اعراف کی آیات ۱۲ تا ۱۹ میں ہے۔ یعنی دُعا تو آیت ۱۵ اور ۱۶، ۱۷ میں اور ۱۸ میں درج ہے لیکن آیات جو درج ہیں یہاں یہ ۱۲ تا ۱۹ ہیں، دُعا یہ ہے (-) (اس نے کہا مجھے اس دن تک مہلت دے جبکہ وہ اُٹھائے جائیں گے)۔ یہ شیطان کی دُعا ہے۔ اب اندازہ کریں کہ دُعاؤں کا مضمون کتنا پھیلا ہوا ہے۔ نعمتوں کی دُعائیں کرنے والوں میں سرِفہرست حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم ہیں۔ پھر فرشتے ہیں پھر خدا کے دیگر انبیاء اور نیک لوگ ہر قسم کے۔ اور مغضوب اور ضالین کی دُعا کرنے والوں میں سرِفہرست شیطان ہے۔ اُس کی دُعا بھی محفوظ فرمالی گئی۔ اور بتایا گیا کہ تمہیں اس شیطان سے واسطہ ہے۔ کونسی دُعا تمہیں نہیں مانگنی چاہیئے اور جس قسم کے شرّ سے تمہیں واسطہ پڑے گا اُس کی کیفیّت کیا ہے۔ وہ اپنے لئے خدا سے کیا مانگ بیٹھا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ایک مدّت کے لئے اُس کی یہ دُعا قبول بھی فرماچکا ہے۔ اس لئے ہمیں بہت ہی کھلے لفظوں میں متنبّہ فرمادیا گیا ہے۔ فرمایا۔ شیطان نے کہا (-) اے خدا مجھے اُس دن تک مہلت دے دے جس دن سب لوگ اُٹھا کر تیرے حضور حاضر کئے جائیں گے۔ (-) فرمایا ہاں تجھے مہلت دی جاتی ہے۔ تو بعض دفعہ بددُعا بھی قبول ہو جاتی ہے اور یہ کہنا کہ ہم نے فلاں دُعا مانگی اور قبول ہوگئی، صرف یہی کافی نہیں ہے۔ اگر بددُعا قبول ہو تو بہت بڑی لعنت ہے۔ اگر نیک دُعائیں قبول ہوں تو پھر قربت کا نشان ہے نہ کہ بددُعاؤں کا قبول ہو جانا اور بددُعاؤں کے قبول ہونے کی بھی بعض حکمتیں ہیں۔

سیدھے رستے پر بھی بھٹکانے والا شیطان ملے گا

بہرحال خدا نے وہیں فرمادیا کہ ہاں تجھے چھٹی ہے۔ (-) اُس نے کہا اچھا اگر مجھے اجازت ہے تو مَیں بتاتا ہوں کہ مَیں کیا کروں گا۔ چونکہ تُو نے مجھے گمراہ قرار دے دیا ہے اور ساتھ ہی اجازت دے دی ہے کہ مَیں تیرے بندوں کو بھٹکاؤں۔ اس لئے (-) مَیں صراطِ مستقیم پر بیٹھ جاؤں گا اور ہر وہ شخص جو صراطِ مستقیم سے گزر رہا ہوگا اُس کو بھٹکانے کی کوشش کروں گا۔ تو دیکھیں جب ہم دُعا کرتے ہیں (-) (ہمیں سیدھے راستے پر چلا)۔ تو یہ کافی نہیں ہے۔ تبھی اس کے بعد یہ تشریح آتی ہے (-) (ان لوگوں کا راستہ جن پر تُو نے انعام کیا نہ کہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب نازل ہوا یا جو گمراہ ہوئے)۔ راستہ تو سیدھا ہے۔ مگر اُس سیدھے راستے پر بھٹکانے والے لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ وسوسے پیدا کرتے والے بھی بیٹھے ہوئے ہیں۔ طرح طرح کے عذر تراش کر یہ سمجھانے والے بھی بیٹھے ہیں کہ یہ کر لو تو کوئی حرج نہیں وہ کر لو تو کوئی حرج نہیں۔ اتنی سی بات سے کیا ہوتا ہے تو صراطِ مستقیم پر جگہ جگہ اُسی طرح یہ شیطان بیٹھے ہوئے ہیں جس طرح بعض دفعہ عیدگاہ کی طرف جاتے ہوئے رستے میں بیٹھے ہوئے فقیر ملتے ہیں۔ اور طرح طرح کے بہانے بنا کر یہ انسان کو بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے یہ راز ہم پر کھول دیا ہے اگر یہ چُھپا رہتا تو ہمارا دھوکہ کھانا شائد کوئی عذر رکھتا لیکن یہ سب کچھ بیان ہونے کے بعد ہمارا پھر آنکھیں کھول کر دھوکہ کھانا یہ ہمارے گناہوں کی شدّت کو بڑھا دیتا ہے کہتا ہے پھر مَیں کیا کروں گا (-) میں پھر اُن کے آگے سے بھی آؤں گا اور پیچھے سے بھی آؤں گا۔ یعنی پیچھا ہی نہیں چھوڑوں گا صرف رستے پر بیٹھا نہیں رہوں گا بلکہ ساتھ ساتھ بھاگوں گا اور مَیں نے دیکھا ہے بچپن میں ایسے فقیر بڑا تنگ کیا کرتے تھے جن کو اگر کچھ نہ دو تو وہ آگے بھی ہوتے تھے۔ پیچھے بھی ہوتے تھے۔ رستے روکتے تھے پیچھے سے دامن پکڑتے تھے اور لوگوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا پیچھا چھوڑتے نہیں تھے جب تک اُن کو کچھ مل نہ جائے۔ تو خدا نے شیطان کا بھی ویسا ہی نقشہ کھینچا ہے کہ صراطِ مستقیم پر بیٹھا نہیں رہے گا ساتھ ساتھ دوڑے گا اور کبھی سامنے سے آکر کوئی بات کرے گا کبھی پیچھے سے آکر کان میں کچھ پھونکے گا اور مجبور کرے گا کہ تم اس کی بات مان کر صراطِ مستقیم سے ہٹ جاؤ اور ٹھوکر کھا جاؤ (-) پھر کبھی وہ دائیں طرف سے بھی آئے گا اور کبھی بائیں طرف سے بھی آئے گا۔ دائیں طرف سے مراد یہ ہے کہ دین پر کھلے کھلے حملے کرے گا اور بائیں طرف سے مراد یہ ہے کہ دُنیا کی لالچیں دے گا۔ کیونکہ بائیں طرف دُنیا کا نشان ہے اور دائیں طرف دین کا نشان ہے۔ غرضیکہ ہر طرح سے وہ مشکلوں میں مبتلا کر دے گا (-) یعنی شیطان یہ بتائے گا کہ میں یوں کروں گا اور یوں بھی کروں گا اور پیچھا نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ میں تجھے بتا دیتا ہوں کہ تو ان میں سے اکثر لوگوں کو شکر گزار نہیں پائے گا (-) خدا نے فرمایا کہ اے شیطان تو میرے دربار سے باہر نکل جا، تیری ہمیشہ مذمّت کی جائے گی اور تو درگاہ سے راندہ ہوا ہے۔ پس جو بھی تیری پیروی کرے گا اُس کا بھی ویسا ہی حال ہوگا اور میں تم سب سے جہنّم کو بھر دُوں گا۔

شکر گزار انسان ٹھوکر نہیں کھا سکتا

یہاں ایک بہت ہی پتے کی بات شیطان نے بیان کر دی جس سے (صاحبِ ایمان) کو فائدہ اُٹھانا چاہیئے۔ جس طرح لقمان سے کسی نے پوچھا تھا کہ تُو نے حکمت کی باتیں کس سے سیکھیں۔ اُس نے جواب دیا کہ بیوقوفوں سے۔ تو بعض دفعہ شیطان سے بھی کوئی ایسی بات نکل جاتی ہے جس سے (صاحبِ ایمان) فائدہ اُٹھا لیتا ہے اوّل تو اُس کا سارا بیان خدا نے ریکارڈ کر دیا اور ہمارے سامنے رکھ دیا کہ یہ باتیں ہیں جن کے متعلق میں اُس کو اجازت دے چکا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے اُس نے آخری نتیجہ یہ نکالا ہے (-) کہ اے خدا تو اُن میں سے اکثر کو شکر گزار نہیں نہیں دیکھے گا جس کا مطلب یہ ہے کہ شکر گزار انسان ٹھوکر نہیں کھا سکتا کوئی ایسا شخص جو احسان مند ہو اور اُس کے اندر احسان مندی کا جذبہ پایا جاتا ہو اور اُس کے دل میں کسی محسن کے احسانات کا احساس رہے۔ وہ شخص اس طرح حد سے نہیں گزر سکتا کہ محسن کے خلاف کوئی کارروائی کرے۔ بعض انسان ایسے ہیں جو احسان فراموش ہوتے ہیں۔ اُن سے آپ ساری عمر احسان کا سلوک کریں ذرا سا منہ موڑیں تو وہ اُس کے نتیجے میں آپ کے مخالف ہو جاتے ہیں اور بعض آپ کو گزند پہنچانے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔ ایک فارسی کا شعر اس مضمون کا بہت ہی اچھا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ دیکھو کتّا ایک ایسا جانور ہے کہ تم اُس کو ایک دفعہ روٹی کا ٹکڑا ڈال دو۔ پھر اس کو سو دفعہ مارو لیکن وہ تم پر حملہ نہیں کرے گا۔ لیکن بعض انسان ایسے بدنصیب ہیں کہ اُن کو سو دفعہ روٹی ڈالو ایک دفعہ اُن سے مُنہ موڑ لو تو وہ تم پہ بھونکنے لگتے ہیں اور تمہارے خلاف ہو جاتے ہیں اور تم سے بدلے اتارنے کی کوششیں کرتے ہیں، تو شیطان نے بہت پتے کی بات کہی ہے تبھی خدا نے اس کو محفوظ کر لیا اور ہمیں شیطان سے بچنے کی راہ سکھا دی۔ وہ شخص جو احسانات کے نتیجے میں زیرِ بار ہو جاتا ہے اُس کے لئے ممکن ہی نہیں ہوتا کہ اپنے محسن کے خلاف کوئی کارروائی کرے۔

پس وہ انسان جو چاروں طرف سے آگے اور پیچھے، دائیں اور بائیں سے اللہ تعالیٰ کے احسانات سے گھرا ہوا ہے۔ اُس کے اُوپر بھی احسانات ہیں اور اُس کے نیچے بھی احسانات ہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ توجہ دلا رہا ہے کہ شیطان ایسے شخص پر حملہ نہیں کر سکتا جو اُن احسانات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنے والا ہے کیونکہ شیطان کہتا ہے میں دائیں طرف سے بھی حملہ آور ہوں گا۔ دائیں طرف سے بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات کا احساس اُس کا دفاع کر رہا ہوگا۔ وہ کہتا ہے میں سامنے سے آؤں گا۔ سامنے سے بھی اللہ تعالیٰ کے احسانات کا احساس اُس کا دفاع کر رہا ہوگا۔ اسی طرح آگے پیچھے، دائیں بائیں ہر طرف اللہ تعالیٰ کے احسانات انسان کو گھیرے ہوئے ہیں اور ایک احسان مند ہونے والا دل کبھی بھی اس کے نتیجے میں شیطان کے حملے کا نشانہ نہیں بن سکتا تو شیطان نے پتے کی بات یہ کہی کہ میں ناشکروں پر حملے کروں گا اور جتنے ناشکرے ہیں وہ میرے غلام بن جائیں گے۔ اور یہ بات دُرست ہے گناہ کا آغاز ناشکری سے ہوتا ہے اور اس کا انجام وہی ہے جس طرح قرآن کریم میں بیان فرمایا گیا کہ تم سب سے پھر میں جہنّم کو بھر دُوں گا۔ ایک دوسری جگہ اس مضمون کو اس طرح بیان فرمایا ہے کہ جو میرے عبد ہیں اُن پر تو غالب نہیں آسکے گا جو چاہے کر لے۔ اور عبد سے مراد وہی ہے کہ جو احسان مند لوگ ہیں جو خدا تعالیٰ کے احسانات کو یاد رکھ کے اُس کے غلام ہو جاتے ہیں۔

جہنّم میں داخل ہونے والوں کی دُعا

ایک اور دُعا ہے سورۃ اعراف آیات ۳۸ تا ۴۰ میں۔ ان میں دُعا والا حصّہ یہ ہے (-) فرمایا کہ جب ایک اُمّت، ایک قوم، بعض گروہ جب جہنّم میں نئے داخل ہوں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا (-) کہ اے لوگو تم اپنے ہی جیسی ایک اور اُمّت کے مقام میں داخل ہو جاؤ تم سے پہلے بھی کچھ لوگ ایسے گزرے تھے جو تمہارے جیسے اعمال کیا کرتے تھے۔ اُن کا جو ٹھکانا ہے وہی تمہارا ٹھکانا ہے۔ یعنی خدا دُنیا میں مختلف زمانوں میں آنے والے انسانوں سے ناانصافی نہیں کرے گا جن اعمال کے نتیجے میں پرانے زمانوں میں بعض لوگ کسی خاص انجام کو پہنچے ویسے اعمال کرنے والے خواہ جب بھی آئیں گے بالآخر اُن کا بھی وہی مقام ہوگا۔ فرمایا (-) اور اس حال میں وہ لوگ داخل ہوا کریں گے کہ جب بھی کوئی لوگ داخل ہوں گے تو اپنے جیسوں پر لعنت بھیجیں گے جس طرح (صاحبِ ایمان) جب جنت میں داخل ہوں گے تو سلام کہا کریں گے اسی طرح جہنّم میں جانے والے اپنے ساتھیوں پر لعنت بھیجیں گے (-) یہاں تک کہ جب وہ سب اکٹھے ہو جائیں گے (-) اُس وقت بعد میں آنے والے اپنے پہلے آنے والوں کے متعلق اپنے رب سے یہ عرض کریں گے کہ اے خدا یہ وہ شیطان لوگ ہیں جن کے پیچھے چل کر ہم نے اپنا دین بھی گنوایا اور اپنی دُنیا بھی گنوائی۔ یہ وہ بدبخت ہیں جن کو ہم نے اپنا امام بنا لیا تھا۔ پس ان کو دوہرا عذاب دے اور یہ بھی ایک خاص گناہگار کی فطرت کا اظہار ہے۔ ایک (صاحبِ ایمان) تو یہ دُعا کرتا ہے کہ اے خدا بخش دے۔ معاف کر دے اور جو شیطان صفت لوگ ہیں اُن کو مزا اور ہی طرح آتا ہے۔ اُن کو اگر اپنی بخشش میں مزا نہیں تو دوسرے کے زیادہ عذاب میں مزا ہے۔ اپنی دُنیا کی زندگیوں میں بھی اُن کا یہی طریقہ ہوا کرتا تھا کہ کسی کے دکھ کو دیکھ کر اُن کو سکون ملتا تھا۔ تو جہنّم میں جا کر بھی اُن کا مزاج نہیں بدلے گا۔ وہ یہ نہیں کہیں گے کہ اے خدا ان بدبختوں نے ہمیں گمراہ کیا اس لئے ہمیں معاف کر، ہم سے رحم کا سلوک فرما۔ وہ کہیں گے اچھا پھر ان کے دوہرے عذاب کا مزا ہمیں چکھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں فرمائے گا (-) دیکھو دونوں کے لئے دوہرا ہی عذاب ہے (-) لیکن تم اس بات کو سمجھتے نہیں۔ دونوں کے لئے دوہرا عذاب کیوں ہے۔ ایک دوسرے کے لئے گمراہی کا موجب بنا اور ایک نے گمراہی اختیار کی۔

سوال یہ ہے کہ اس کا یہ جواب کیوں دیا گیا کہ دونوں کے لئے دوہرا عذاب ہے، لیکن تم نہیں جانتے۔ اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو کسی کی پیروی کرتے ہوئے ایک بُرا نمونہ پیش کرتا ہے۔ وہ محض کسی بُرے نمونے کے پیچھے چلنے والا نہیں بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے خود بھی وہ ٹھوکر کا سامان بن جاتا ہے۔ تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ ہم نے ان کی پیروی کی اس لئے ان کو دوہرا عذاب دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم تو پیروی کرکے اب میرے حضور حاضر ہو گئے لیکن تم نہیں جانتے کہ تم نے کتنے بدنمونے پیچھے چھوڑے ہیں۔ اور کتنی آنے والی نسلوں کی گمراہی کے سامان پیدا کئے ہیں اس لئے جس دلیل سے تم کہتے ہو کہ اُن کو دوہرے عذاب میں مبتلا فرما وہی دلیل تمہارے دوہرے عذاب کا بھی مطالبہ کرتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ہرگز ظلم کرنے والا نہیں اور خدا تعالیٰ جب گمراہوں اور مغضوبوں سے باتیں کرتا ہے تو بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ دو ٹوک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جواب دے دیا کوئی دلیل نہیں۔ لیکن جب آپ گہری نظر سے دیکھیں تو خدا کے دو ٹوک جواب میں گہری حکمت کارفرما ہوتی ہے اور بہت ہی پُر شوکت اور پُر حکمت کلام ہے۔ چنانچہ یہ بات سن کر پھر خدا فرماتا ہے (-) کہ دیکھ لیا تم نے، تمہیں ہم پر کوئی فضیلت نہیں دی گئی۔ تم سے کوئی غیر معمولی سلوک نہیں کیا جائے گا۔ اب آؤ مل کر ہم اُس عذاب کو چکھیں جو ہم نے بھی کمایا تھا اور جو تم نے بھی کمایا ہے۔

ابوجہل کی بیوقوفانہ دعا

سورۃ الانفال آیت ۳۱ تا ۳۴ میں سے ایک آیت میں یہ دعا ہے (-) کہ بعض ایسے بدبخت لوگ ہیں۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین میں سے۔ کیونکہ اُن کا ذکر ہو رہا ہے جو یہ دعا کرتے ہیں کہ اے ہمارے اللہ اگر واقعی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق پر ہیں اور تو نے ان کو حق عطا کیا ہے۔ یہ حق تیری طرف سے ہے (-) تو ہم پر پھر آسمان سے پتھروں کی بارش نازل فرما (-) یا ہمیں بہت ہی دردناک عذاب دے۔

یہ دعا کفار مکہ کی دعا ہے اور روایات سے پتہ چلتا ہے کہ ابوجہل نے یہ دعا کی تھی اور یہ کہا تھا کہ جس بندے کا میں انکار کر بیٹھا ہوں مجھے اتنا یقین ہے کہ یہ جھوٹا ہے کہ میں بڑی دلیری کے ساتھ تجھے مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اے خدا اگر تو نے اس کو سچ عطا کیا ہے تو پھر آسمان سے بے شک مجھ پر پتھروں کی بارش نازل فرما اور جو بھی دردناک عذاب ہو سکتا ہے ہمیں پہنچے۔

ایک دفعہ ایک بدوی نے بنو عباس کے ایک خلیفہ کو یہ طعنہ دیا کہ تم لوگ جو قریشِ مکہ بن کر اپنی فضیلتوں کے قصے سناتے رہتے ہو۔ خدا نے ہم پر تمہارا حال کھول دیا ہے۔ تم بڑے ہی بیوقوف لوگ ہو اور قرآن کریم نے تمہاری بیوقوفی پر ہمیشہ کے لئے گواہی دے دی ہے۔ اُس نے تعجب سے پوچھا کہ کون سی گواہی۔ اُس نے کہا تم میں سے سب سے بڑا صاحبِ حکمت ابوالحکم ہی تھا نا۔ جس کو خدا نے بعد میں ابوجہل قرار دیا اور ابوالحکم کا حال یہ تھا کہ خدا سے اُس نے یہ دعا کی کہ اے خدا اگر محمد مصطفیٰ ؐ کو تو نے حق عطا فرمایا ہے تو پھر ہم پر پتھروں کی بارش نازل فرما۔ وہ بڑا پاگل آدمی تھا اُسی کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ اے خدا اگر یہ حق ہے تو ہمیں توفیق عطا فرما کہ ہم اس حق کو قبول کر لیں۔ یہ کہنا چاہئے تھا کہ اگر یہ جھوٹا ہے تو ہمیں توفیق دے کہ ہم اس کو نہ مانیں۔ لیکن اگر حق ہے تو پھر ہم پر رحمتیں نازل فرما اور ہمیں توفیق عطا فرما۔ یہ دعا مانگ بیٹھا کہ اگر حق ہے تو ہم پر پتھروں کی بارش نازل فرما....

یہ جو فطرت ہے بغاوت کی یہ شیطانی فطرت ہے۔ اور خدا آسمان سے خود اُتر کر کہے کہ یہ سچا ہے تو ہم نہیں مانیں گے۔ یہ کوئی فرضی بات نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے جو شیطان کا مکالمہ گذر چکا ہے اُس میں یہ بات کھل کر ثابت ہو چکی ہے۔ شیطان جانتا تھا کہ خدا حق ہے اور شیطان جانتا تھا کہ خدا نے آدم کو حق قرار دیا ہے۔ اور اس کے باوجود وہ دیکھو کیسی بڑھ بڑھ کر باتیں کرتا ہے اور کہتا ہے اے خدا میں پھر بھی نہیں مانوں گا اور تو مجھے مہلت دے تاکہ قیامت تک میں ان لوگوں کے رستے پر بیٹھوں۔ اس دعا سے یہ معاملہ بھی سمجھ آ گیا کہ شیطان کن لوگوں کے بھیس میں اِن رستوں پر بیٹھا کرتا ہے۔ ہر نبی کے دَور میں جیسے آدمؑ کے دَور میں ایک شیطان نے خدا سے یہ مکالمہ کیا۔ عملاً ایسے ابلیس پیدا ہوتے رہتے ہیں جو بعینہٖ یہی بات کہتے ہیں کہ اے خدا تُو نے ہمیں بتا دیا تب بھی ہم نہیں مانیں گے اور آدم کی کہانی ہر دَور میں دوہرائی جاتی ہے۔ پس ان مغضوب علیہم کی دعاؤں سے اور جو مکالمہ انہوں نے خدا سے کیا ہمارے لئے ہمیشہ کے لئے گہری نصیحتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے استفادے کی توفیق بخشے۔

مغضوب علیہم کی چھپی ہوئی دعا

سورۃ یونس آیت ۲۲ تا ۲۴ کی ایک دعا ہے جو مغضوب علیہم کی طرف منسوب ہے۔ مغضوب علیہم کا مضمون تو ہے لیکن یہ ذرا مضمون میں چھپا ہوا، لپٹا ہوا مضمون ہے۔ فرماتا ہے (-) وہی خدا ہے جو تمہیں خشکیوں اور سمندروں میں سفروں پر لے جاتا ہے اور سفر کی سہولتیں تمہیں عطا فرماتا ہے (-) یہاں تک کہ جب تم کشتیوں میں سوار ہوتے ہو (-) اور وہ کشتیاں ٹھنڈی خوشگوار ہواؤں کے ساتھ اُن کو لے کر سفر پر روانہ ہوتی ہیں۔ (-) اور وہ اُس سے بہت خوش ہو جاتے ہیں (-) تو اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ہوا میں تیزی آ جاتی ہے۔ اور تُند ہوائیں چلنے لگتی ہیں (-) اور ہر طرف سے موج در موج طوفان اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ ہر طرف سے موجیں اُن کو گھیر لیتی ہیں (-) اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ اب ہم اُن موجوں کے گھیرے میں آ چکے ہیں (-) وہ اُس وقت پورے اخلاص کے ساتھ اپنے دین کو سچا قرار دیتے ہوئے خدا سے یہ عرض کرتے ہیں (-) اے خدا اگر اس بار اس مصیبت سے تُو ہمیں نجات بخش دے تو ہم یقیناً تیرے شکر گذار بندے بن جائیں گے (-) پھر جب اللہ تعالیٰ اُن کو نجات بخش دیتا ہے تو وہ دُنیا میں اُسی طرح ناحق بغاوت کرتے پھرتے ہیں۔ جس طرح پہلے کیا کرتے تھے۔ اور خدا کے معصوم بندوں کو ستاتے ہیں (-) کہ اے لوگو! سن لو کہ تمہاری بغاوت بالآخر تمہارے ہی خلاف ہوگی (-) اور یہ جو نفع کی باتیں کرتے ہو یہ تو عارضی دُنیا کا نفع ہے بالآخر تم ہماری طرف لوٹ کر آنے والے ہو اور تب ہم تمہیں بتائیں گے کہ تمہارے اعمال کی کیا حقیقت تھی۔

اس دعا کو مغضوب علیہم کی دعا میں نے اس لئے کہا ہے کہ بالآخر یہ لوگ اپنے وعدوں سے ٹل جاتے ہیں اور ہٹ جاتے ہیں مگر مصیبت کے وقت کی یہ دعا بذاتِ خود مغضوب علیہم کی دعا نہیں اسی لئے میں نے کہا کہ یہ لپٹی ہوئی سی دعا ہے۔ ہر وہ شخص جو نیک ہو یا بد ہو جب مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے تو اسی قسم کی دعائیں کیا کرتا ہے۔ لیکن بعض اُن میں ایسے ہیں جو مغضوب بھی ہیں۔ جو جھوٹے ہیں دھوکہ دینے والے ہیں۔ خدا سے وعدے کرتے ہیں اور پھر اُن وعدوں سے ہٹ جاتے ہیں۔ اُن لوگوں کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم ایسے لوگوں کی بھی دعائیں قبول کر لیا کرتے ہیں۔ پس یہاں یہ مضمون سمجھانے کی خاطر میں یہ دعا آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں کہ ایسی دعا جو مصیبت کے وقت کی جاتی ہے بعض دفعہ وہ اس شدت کے ساتھ دل سے اُٹھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ اُس پر گواہی دیتا ہے کہ دین کے خلوص کے ساتھ وہ دعا کی گئی تھی۔ واقعۃً دل کی کیفیت یہی ہوتی ہے اور چونکہ وہ کیفیت ایسی ہے جس کو خدا تعالیٰ ردّ نہیں فرمایا کرتا۔ اس لئے اس علم کے باوجود کہ یہ کیفیت بدل جائے گی اُس وقتی کیفیت پر احسان فرماتے ہوئے اُس دعا کو قبول کر لیتا ہے۔ پس بعض لوگ جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بد بھی ہیں تب بھی ہماری دعائیں تو قبول ہو ہی جاتی ہیں۔ اُن کو دھوکے میں مبتلا نہیں ہونا چاہئے اللہ تعالیٰ اتنا رحم فرمانے والا ہے کہ جب ایک انسان ایک اضطرار کی حالت میں دعا کرتا ہے اور وقتی طور پر مخلص ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اُس کو ردّ نہیں کر سکتی۔ یہ مضمون آپ نے اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی دیکھا ہوگا بعض لوگ باربار شرارت کرتے ہیں۔ لیکن جب پکڑے جائیں تو واقعی ایسی عاجزی کی کیفیت اختیار کر لیتے ہیں۔ اُن کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں وہ تھر تھر کانپتے ہیں۔ پاؤں کو جھک جھک کر ہاتھ لگاتے ہیں کہ خدا کے لئے اس دفعہ معاف کر دو آئندہ ہم نہیں ایسا کریں گے۔ اگر پتہ بھی ہو آپ کو کہ آئندہ پھر بھی کریں گے وہ عاجزی اور انکساری کی کیفیت ایسی ہوتی ہے کہ ایک شریف انسان اُس کو ردّ نہیں کر سکتا۔ پس اگر ایک عام انسان بھی اس طرح سے متأثر ہو جاتا ہے اس عاجزی سے متأثر ہو جاتا ہے تو خدا تو بہت زیادہ غفور الرحیم ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ کو علم نہیں۔ خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ پھر یہی حرکتیں کریں گے۔ لیکن ساتھ ہی بیان فرما دیا کہ آخر ہمارے پاس آنا ہے۔ ہمیں پتہ ہے کہ بھاگ کے تو کہیں جائیں گے نہیں چونکہ انجام بالآخر میرے پاس ہونا ہے۔ اس لئے مجھے اس سے فرق ہی کوئی نہیں پڑتا۔ چاہے میں دس دفعہ معاف کروں،

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہزار دفعہ معاف کردوں، چونکہ مجھ تک پہنچنے والے ہیں اس لئے آخری فیصلہ میں قیامت کے دن کروں گا۔ جب سب کے اعمال میرے حضور پیش کئے جائیں گے۔ چونکہ وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے ایک دعا کے ذکر کے بعد میں آج کا خطبہ ختم کروں گا۔

کس وقت کی توبہ قبول نہیں ہوتی

فرماتا ہے (-) کہ جب ہم نے بنی اسرائیل کو سمندر کے پار اُتار دیا اور فرعون نے اپنے لشکروں کے ساتھ اُس کی پیروی کی اور بغاوت کی باتیں کرتے ہوئے اور دُشمنی کے ارادے لے کر اُن کے پیچھے چل پڑا۔ یہاں تک کہ جب اُس کے غرق ہونے کا وقت آ پہنچا۔ اُس وقت اُس نے یہ دُعا کی (-) میں گواہی دیتا ہوں کہ بنو اسرائیل جس خدا پر ایمان لائے ہیں اُس خدا کے سوا اور کوئی خدا نہیں (-) اور میں مسلمان ہوتا ہوں۔ تب خدا نے فرمایا (-) کیا اب۔ جب کہ تیرے غرق ہونے کا وقت آ پہنچا ہے (-) اور تو اس سے پہلے ساری عمر نافرمانی میں گذار چکا ہے (-) اور تُو ہمیشہ فساد کرنے والوں میں سے رہا۔

اس دُعا کے بیان کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہم نے اس دُعا کو بھی مشروط رنگ میں قبول کر لیا۔ یہ جانتے ہوئے کہ اس وقت آخری لمحے میں اُس کو دُعا کا کوئی حق نہیں تھا۔ اُس کی ساری عمر بدیوں میں گذری، ساری عمر بغاوت میں کٹی۔ اب جبکہ موت سر پر آ کھڑی ہوئی بلکہ ڈوب رہا ہے اُن لمحوں میں جو وہ دُعا کرتا ہے اُس کی کوئی حیثیت نہیں۔ لیکن اس کے باوجود بعض دفعہ اُس دُعا میں ایک شدّت ایسی اضطرار کی پیدا ہو جاتی ہے کہ خدا اُس کو بھی قبول فرما لیتا ہے۔ لیکن کسی حکمت کے تابع۔ فرمایا ہم نے اُس کو یہ جواب دیا (-) کیا اب اس وقت۔ پھر فرماتا ہے (-) چلیں ہم تیرے بدن کو نجات بخش دیں گے۔ کیونکہ رُوح کے خوف سے تو تُو نے توبہ نہیں کی تھی۔ بدن کا خوف درپیش ہے تو توبہ کر رہا ہے۔ اس لئے اس آخری توبہ میں رُوح کو تو نہیں بچاؤں گا لیکن تیرے بدن کو ضرور بچا لوں گا۔ کس لئے؟ اس لئے (-) تاکہ تو اپنے بعد میں آنے والوں کے لئے عبرت کا نشان بن جائے (-) اور دُنیا میں اکثر ایسے لوگ ہیں جو ہمارے نشانات سے غافل ہیں۔

اس آیت سے مختلف مفسّرین نے مختلف نتائج نکالے ہیں۔ (-) وہ یہ سمجھتے ہیں یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ خدا نے جب وہ غرق ہو رہا تھا تو اُس وقت کی یہ دُعا تھی۔ اس لئے خدا نے صرف بدن کو بچایا یعنی لاش کو بچایا اور فرعون کو نہیں بچایا۔ وہ سمجھتے ہیں رُوح کے مقابل پر لاش سے مراد یہ ہے کہ وہ زندہ نہ نکالا گیا اور اُس کی دُعا اس رنگ میں قبول ہوئی کہ اُس کا بدن بعد میں باقی رہے گا۔ میرے دل میں ہمیشہ اس تفسیر کے بارے میں تردّد رہا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فراعینِ مصر کی لاشیں تو ویسے ہی محفوظ کی جاتی تھیں۔ اس لئے خدا نے اس کی کیا دُعا سُنی۔ وہ تو دستور تھا اہلِ مصر کا۔ اپنے فرعون کی لاش کو ڈھونڈ کر جب پانی اُترا ہوگا تو انہوں نے ضرور اس کی ممی بنالی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ ہم تیرے بدن کو محفوظ رکھیں گے۔ اُس سے مراد اس کی زندگی سمیت بدن ہے اور یہ نتیجہ نکالنا پڑے گا کہ رُوح نہیں بچے گی یعنی جب وہ قیامت کے دن پیش ہوگا تو اُس وقت گنہگاروں اور مجرموں کے طور پر ہی پیش ہوگا۔ لیکن چونکہ اُس نے عارضی زندگی کی خاطر دُعا مانگی ہے اور رُوحانی زندگی کی خاطر نہیں مانگی اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تجھے ہم عارضی زندگی عطا کر دیں گے اُس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پچاس سال ٹھہرو۔ سو سال ٹھہرو۔ لیکن بالآخر اس کے نتیجے میں تجھے معاف نہیں کریں گے۔ کیونکہ جو گناہ تجھ سے سرزد ہو چکے ہیں آخری دم تک تو نے اُن سے توبہ نہ کی تھی۔ اس مضمون کی روشنی میں میرے ذہن پر ہمیشہ یہی اثر رہا کہ فرعون کے متعلق جستجو کروں کہ واقعةً اُس سے کیا ہوا۔ چنانچہ کچھ عرصہ پہلے انگلستان میں ایک انسائیکلو پیڈیا ایسا میرے ہاتھ آیا جس میں تفصیل سے اس فرعون کا ذکر تھا یعنی RAMESES THE SECOND (رعمسیس ثانی) اور مجھے یہ معلوم کرکے بڑا تعجب ہوا کہ وہ اس واقعہ کے بعد پچاس ساٹھ سال تک زندہ رہا ہے۔ بلکہ اُس سے بھی زیادہ کیونکہ نوّے سال کی عمر اس نے پائی اور بہت چھوٹی عمر میں اُس کا باپ فوت ہو گیا (جس کے بعد وہ بادشاہ بن گیا)۔ حضرت موسیٰؑ کی زندگی کا اکثر حصّہ اُس کے باپ کے زمانے میں کٹا ہے جو اور مزاج کا تھا۔ اُس کی موت کے بعد یہ نوجوان تھا جب یہ بادشاہ بنا ہے اور چونکہ یہ حضرت موسیٰؑ سے پہلے سے ہی حسد کرتا تھا اور جانتا تھا کہ یہ بنی اسرائیل کا ایک لڑکا ہمارے دربار میں ہمارے بادشاہ کے گھر میں پل رہا ہے۔ اس کی وجہ سے اُس کے دل میں حسد تھا تو ذاتی انتقام کی خاطر بھی اُس نے بہت زیادہ شدّت اختیار کی جب یہ واقعہ ہوا ہوگا۔ جس وقت بھی ہوا ہے اُس وقت حضرت موسیٰؑ اپنی بڑی عمر کو پہنچ چکے تھے۔ اور یہ شخص ابھی بالکل نوجوان تھا۔ اگر یہ اُس وقت غرق ہو جاتا۔ واقعةً ڈوب کر مر چکا ہوتا تو اس کی جو لاش ممّی کی ہوئی ملتی وہ نوجوانی کی لاش ہونی چاہیئے تھی۔ اس کی جو لاش دریافت ہوئی ہے وہ ایک نوّے سالہ انسان کی لاش ہے۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ لازماً اللہ تعالیٰ نے اس کو جب بدن کی نجات کا وعدہ فرمایا تو مراد تھا دُنیاوی زندگی کی نجات کا وعدہ ہے۔ خالی بدن کے رکھنے کا تو کوئی مطلب نہیں۔ اور فرمایا کہ یہ اس لئے ہوگا کہ اُس کے بعد تو جب بھی مرے گا تیری لاش ہمیشہ کے لئے عبرت کے نشان کے طور پر محفوظ رہے گی۔ اور پھر ہم دُنیا کو بتائیں گے کہ یہ وہ ظالم انسان تھا جس نے خدا سے ٹکر لی تھی۔

ایک اور وجہ بھی اس کی لاش کو بچانے کی یہ نظر آتی ہے کہ اگر یہ ڈوب جاتا تو ممکن ہے پانی اُترنے کے بعد اس کی لاش ڈھونڈھنے کی کوشش کی جاتی۔ لیکن اس کا بہت کم امکان تھا کیونکہ سمندر میں ڈیلٹا کے پاس ایسی مچھلیاں ہوتی ہیں جو لاشوں کو کھا جاتی ہیں بڑی جلدی۔ اور پھر لہریں بھی بہا کے کہیں سے کہیں لے جاتی ہیں۔

معلوم ہوتا ہے جب فرعون ڈوبنے لگا ہے جب اُس نے دُعا کی ہے تو اُس کے حوالی موالی اُس کے ساتھی زور مارتے رہے ہیں کہ کسی طرح اُس کو بچالیں اور بالآخر اُس کو دُنیا کی زندگی کی نجات مل گئی تھی۔

دُعا کے مضمون کے لحاظ سے آخری نتیجہ یہ نکالنا چاہیئے کہ آخری سانس کی دُعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔ اس لئے توبہ کے لئے وہ وقت ہوا کرتا ہے جب توبہ کے بعد بھی ایک زندگی گذرنی ہو۔ اگر توبہ ایسے وقت میں ہو جب کہ انسان اپنے آخری وقت کو پہنچ چکا ہو تو ایسی توبہ قبول نہیں ہوا کرتی۔ اس لئے دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں مغضوب علیہم کی طرح اُس وقت توبہ کی توفیق نہ بخشے جبکہ توبہ کے دروازے بند ہو چکے ہوں۔ بلکہ زندگی میں توبہ کی توفیق بخشے اور توبہ کی دُعا کرتے وقت ان سب بدنصیبوں کے انجام کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے ہمیشہ یہ دُعا کیا کریں کہ اے خدا ہم اس وقت مخلص ہیں لیکن تُو نے ہمیں بتایا ہے کہ بعض مغضوب علیہم بھی تو مخلص تھے۔ تُو نے ہمیں بتایا ہے کہ بعض گمراہ بھی تو دُعا کرتے وقت مخلص تھے۔ اس لئے ہم نہیں جانتے کہ ہمارا کیا انجام ہوگا۔ اس لئے ہم تیرے حضور جھکتے ہوئے عاجزانہ یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے اس اخلاص کو عارضی نہ بنا دینا۔ اُن بدنصیبوں میں ہمیں شامل نہ کرنا جن کے وقتی اخلاص کے پیشِ نظر تُو نے اُن کی التجاؤں کو قبول فرما لیا۔ لیکن جب مہلت دی تو وہ دوبارہ ویسے ہی کاموں میں پڑ گئے۔ اس لئے ہمیں ایسی سچی توبہ کی توفیق عطا فرما جو تیرے حضور دائمی ٹھہرے اور جب بھی ہم سے دوبارہ غلطی سرزد ہو مجرموں کی طرح ہم سے صَرفِ نظر نہ کرنا بلکہ اس طرح صرفِ نظر فرمانا جس طرح اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے کوئی صَرفِ نظر کیا کرتا ہے۔ پس اُمید ہے کہ ہم جب اس مضمون کو ختم کریں گے تو ہماری انعمتَ علیہم کی دُعاؤں میں ایک نئی جِلا پیدا ہو جائے گی۔ ہمیں معلوم ہو چکا ہوگا کہ انعام یافتہ لوگوں کی دُعائیں کیا رنگ رکھتی ہیں اور مغضوب علیہم کی دُعائیں کیا رکھتی ہیں۔ یہ دُعا قبول ہوتی ہے تو کیوں ہوتی ہے۔ وہ دُعا قبول ہوتی ہے تو کیوں ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ایسی صراطِ مستقیم جس پر ہر چند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ شیطان بیٹھا ہؤا ہے مگر ہم اُس کے شکر گزار بندوں کی طرح اس پر قدم ماریں اور کبھی بھی شیطان ہمارے شکر پر حملہ نہ کر سکے کیونکہ وہی ہمارا دفاع ہے۔ اگر ہم شکر سے عاری ہو گئے تو پھر ہمارے بچنے کی کوئی اُمید نہیں۔ ایسی صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے جس پر انعام یافتہ بندے دُعائیں کرتے ہوئے چلتے رہے۔ اور بالآخر اپنی مراد کو پہنچے۔

خبریں

ملکی خبریں

○ پاکستان کے وزیر اعظم نے دولت مشترکہ سربراہ کانفرنس میں شرکت کے لئے افریقہ کے ملک زمبابوے کے دارالحکومت ہرارے میں پہنچ کر بھارت کے وزیر اعظم مسٹر نرسیماراؤ سے ملاقات کی اور دونوں ملکوں کو درپیش اہم مسائل کے فوری حل پر بات کی۔

○ افغانستان کے مسئلہ پر پاکستانی اور روسی سفیروں نے جنرل اسمبلی کے صدر سے ملاقات کی اور افغان امن منصوبے پر عمل درآمد پر غور کیا۔

○ قومی اسمبلی میں کوآپریٹوز کے بحران پر بحث کرتے ہوئے محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اس بحران کے ذمہ دار وزیر اعظم وزیر داخلہ اور آئی جے آئی کے اراکین ہیں جنہوں نے بھاری قرضے لے کر فنانس کارپوریشنوں کو بحران میں مبتلا کر دیا ہے انہوں نے مطالبہ کیا کہ اتفاق اور چوہدری گروپ کے اثاثے فروخت کر کے غریب کھاتہ داروں کی رقوم پوری کی جائیں۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی نے کہا ہے کہ میں طبی معائنے کے لئے لندن جا رہا ہوں دو ہفتے کے بعد واپس آجاؤں گا نہ میں مستعفی ہو رہا ہوں اور نہ ہی سندھ میں گورنر راج کی خبروں میں کوئی صداقت ہے انہوں نے کہا کہ ایم کیو ایم کے طارق جاوید قائم مقام وزیر اعلیٰ سندھ ہوں گے۔

○ بری فوج کے سربراہ جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ سندھ کا مسئلہ فوجی نہیں ہے اسے سیاسی انداز میں حل کیا جانا چاہیئے۔

○ معلوم ہوا ہے کہ اپوزیشن پی ڈی اے کے اراکین اسمبلی کے استعفے غیر جانبدار حلقوں نے رکوا دیئے ہیں اور پی ڈی اے کی قیادت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ پارلیمانی سیاست نہ چھوڑیں۔

○ کوئٹہ میں بلوچوں اور پشتونوں کے درمیان تصادم کے بعد اب حالات معمول پر آرہے ہیں۔

○ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ سندھ کسی بھی صورت بہاریوں کو قبول نہیں کرے گا۔

○ اے این پی کے قائد خان عبدالولی خان نے کہا ہے کہ پٹھانوں کے برے دن ختم ہو گئے ہیں نیا دور آنے والا ہے۔

○ اے این پی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ سرحد کے ہر گھر کو اگر ۵۰ یونٹ بجلی مفت نہ دی گئی تو اٹک سے آگے بیلن لائن کاٹ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر مہذب طریقے سے حقوق نہ دیئے گئے تو ہمارے پاس اور بہت سے طریقے ہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ سعودی عرب سوویت یونین کو ایک ارب ڈالر کی امداد دے گا۔ اس سے قبل سعودی عرب ۱½ ارب ڈالر کی امداد دے چکا ہے پچھلے سال جب سعودی عرب نے روس سے سفارتی تعلقات قائم کئے تھے تو سعودی عرب نے اعلان کیا تھا کہ وہ روس کو ۴ ارب ڈالر امداد دے گا۔

○ جاپانی وزیر خارجہ کی سوویت حکام سے جاپانی جزائر کی واپسی کے سوال پر بات چیت کے بعد روس نے اعلان کیا ہے کہ وہ جاپانی جزائر سے اپنی ایک تہائی فوج فوراً واپس بلالے گا ان جزیروں کے عوام کو جاپان جانے کے لئے ویزا کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔

○ ماسکو میں کروشیا اور یوگوسلاویہ کی وفاقی حکومت کے درمیان ایک امن کی یادداشت پر دستخط کئے گئے ہیں۔ یہ معاہدہ صدر گوربا چوف کی مداخلت سے انجام پایا ہے ایک ماہ کے اندر دونوں فریقوں میں باضابطہ بات چیت شروع ہو جائے گی۔

درخواستِ دُعا

مکرم عبدالحفیظ خانصاحب محاسب صدر انجمن احمدیہ کا بڑا بیٹا عزیز عمران راشد عرصہ ۱۵ یوم سے ٹائیفائیڈ بخار سے بیمار ہے۔ نیز ان کی چھوٹی بہن نصرت جہاں فضل پارک شاہدرہ مالی اور دیگر پریشانیوں کی وجہ سے بہت پریشان ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ ہر دو افراد کے لئے دُعا کریں۔

ضروری اعلان

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ پاکستان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کا بیالیسواں (۴۲) سالانہ سہ روزہ اجتماع جو کل ۱۸؍اکتوبر ۹۱ء سے مرکز سلسلہ ربوہ میں منعقد ہونا تھا مقامی حکام سے تادم تحریر اجازت نہ ملنے کے باعث ملتوی کیا جا رہا ہے۔

خدام و اطفال یہ ایام بکثرت دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کرنے میں گذاریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

جنوب مفید اٹھرا قیمت فی شیشی ۱۵ روپے مکمل کورس ۴۵ روپے	زد جام عشق خاص قیمت ۵۰۰ روپے	تریاقِ معدہ خرابی ہضم کا موثر علاج قیمت ۱۰، ۲۰، ۳۰ روپے	روشن کاجل آنکھوں کی خوبصورتی کیلئے قیمت ۵ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس) دو دواؤں پر مشتمل قیمت ۱۷۵ روپے	شباب آور موتی قیمت فی شیشی ۸۰ روپے	راحتِ جان تبخیرِ معدہ کا علاج قیمت ۱۵ روپے	سُرمہ جواہر مشہور و معروف تحفہ قیمت ۵ روپے
لیکوریں قیمت ۲۰ روپے	سونے چاندی کی گولیاں قیمت ۲۰۰ روپے	شربت صدر نزلہ زکام اور کھانسی کا موثر علاج قیمت ۱۸، ۲۴ روپے	تریاقِ بواسیر خونی اور بادی بواسیر کیلئے قیمت ۲۰ روپے

- دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔
- فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۱ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔

بیرونی مریض پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں

NASIR ناصر

مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

فون: ۵۳۴، ۶۳۴ ——— پوسٹ بکس ۶۰

دو سو سالہ ہومیو علاج کے تجربات و تحقیق کا نچوڑ || "جرمن ہومیو علاج" || جدید دور کا جدید ترین علاج

بے اولاد

نرینہ اولاد سے محروم حضرات کے لئے تحفہ "جرمن ہومیو علاج"

اوقاتِ کار: بعد نماز عصر تا نماز عشاء

تمام امراض، خاص کر پرانے اور پیچیدہ امراض مثلاً کمر درد، سر درد، شوگر، نزلہ زکام، قبض، اسہال، بال گرنا، سفید ہونا، جوڑوں کا درد، موٹاپا، مرگی، ہسٹیریا، بلڈ پریشر، کیل مہاسے، قد کا نہ بڑھنا، گیس، معدہ، پتّا، گردہ، مثانہ، قلب، جلد اور مردانہ و زنانہ امراض کا جرمن سیل بند ادویات پر مشتمل اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مؤثر اور کامیاب ترین "جرمن ہومیو علاج" ضرور آزمائیں

اس کے علاوہ جرمنی و فرانس کی سیل بند ادویات برائے فروخت موجود ہیں

آپریشن کے بغیر

ناک، پراسٹیٹ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض۔ اَلسر، پتھری، رسولی، گومڑ اور بواسیر کا کامیاب علاج "جرمن ہومیو علاج"

تعطیل: بروز اتوار

عزیز ہومیو پیتھک سٹور۔ یونیورسٹی روڈ رحمان کالونی ربوہ

فون: ۴۱۲، (۰۴۵۲۴) پوسٹ کوڈ: ۳۵۴۶۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۰ نرینہ اولاد سے محروم ۰ بے اولاد ۰ اٹھراء ۰ سوکھا ۰ گرمی ۰ گیس کا علاج کرنیوالے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروفِ خدمت

مشہور دواخانہ (رجسٹرڈ)

ہیڈ آفس: نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۹۷-۷۶۹۷ ۰۴۳۱
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس نمبر ۱۹۰ گوجرانوالہ فون: ۷۴۸۴۴ - ۰۴۳۱

زیرِ نگرانی: حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان

برانچیں: ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیڈر بکس، ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
لاہور: بالمقابل مسجد چک مزنگ جوہر یونیورسٹی کیمپس روڈ نزد آخری سٹاپ ممتاز مارکیٹ،
کراچی: نزد ڈاکخانہ محمود آباد ۳/۳۰ - اسلام آباد: مکان نمبر ۲۰۲۹،
گلی ۱۱/۲ سیکٹر ۱/۲-۹ نزد انڈسٹریل ایریا، چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ۔

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ

حنیف ہومیوپیتھک کلینک

۱۷۶ - بینک سکوائر مارکیٹ
نزد شیزان بیکری۔ ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
موسم گرما کے اوقات کار:
اتوار سے جمعرات تک صبح ۹½ بجے سے ۱۲ بجے تک
شام ۵½ بجے سے ۷½ بجے تک
ہر جمعہ کی شام اور ہفتہ کی صبح دواخانہ بند رہا کریگا
ہر مہینہ کے آخری پیر کے دن دواخانہ بند رہا کریگا
خاکسار: ڈاکٹر شیخ محمد حنیف آف کوئٹہ
حال لاہور

پاک گولڈسمتھ

فون ۶۴۳ / ۵۵۰
اقصیٰ روڈ (طارق مارکیٹ) ربوہ
عبدالمنان ولد میاں عبدالسلام صاحب

نئی اور پرانی امراض کی دیرینہ علاج گاہ
بھٹی ہومیوپیتھک کلینک
رحمت بازار ربوہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

نرینہ اولاد سے محروم حضرات، مرضِ اٹھراء کی شکار دکھی عورتوں کیلئے امید کی کرن

اٹھراء کی گولیاں | نرینہ اولاد کیپسولز — بفضلِ تعالیٰ لڑکا پیدا ہوتا ہے | بحیر معدہ کیلئے مفید گولیاں ایچ۔ کے۔ این گیس، سینہ کی جلن اور نظامِ ہضم کی درستی کیلئے بے مثل

طاقت کا سرچشمہ گولڈن پلز — پٹھوں کی کمزوری اور اعصابی ریئسر کے لئے بے حد مقوی آزمودہ

دواخانہ محافظ صحت — مشہور زمانہ حکیم نظام جان کے فرزند حکیم عطاء الرحمٰن علوی (رجسٹرڈ) اینڈ سنز۔ گول چوک اوکاڑہ۔ برانچ: کوٹ نہال سنگھ گلی ۲ مکان ۲ مین سٹریٹ اوکاڑہ

خوشخبری

ہر قسم کی قانونی و دیگر کتب کی جلد بندی کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں۔
شیخ غلام نبی اینڈ سنز
۱۴ بنگالی گلی گنپت روڈ لاہور فون نمبر ۲۳۳۰۱۴

صاحبِ اولاد

اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں۔

BABY TONIC	۱۰/-	۰ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)
BABY GROWTH COURSE	۳۰/-	۰ بے بی گروتھ کورس (دس سال تک کے بچوں کیلئے)
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	۰ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	۰ چھوٹا قد کورس (۵ سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)
BED URINE COURSE	۳۵/-	۰ بول بستری کورس
MITI CHOUR COURSE	۲۰/-	۰ مٹی چھوڑ کورس
MARASMAS COURSE	۵۰/-	۰ سوکھا پن کورس (بچوں کا)
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	۰ آہستہ دانت نکالنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-	۰ بے ترتیب دانت کیور

ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کے لئے معقول کمیشن

مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہِ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں
تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی

۰- لاہور:- کیور یٹو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر، اچھرہ ۰- فیصل آباد:- کریم میڈیکل ہال۔ گول امین پور بازار ۰- راولپنڈی:- شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر ۰- پشاور:- ڈاکٹر عبدالرحمٰن معصوم۔ معصوم اینڈ سنز کیمسٹ شیخ آباد نمبر 1 ۰- کوئٹہ:- ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد۔ دکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ ۰- ملتان:- ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک۔ صدر بازار ۰- کراچی:- صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی ۰- حیدر آباد:- ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ ۰- سیالکوٹ:- ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ ۰- گوجرانوالہ:- کیور یٹو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز۔ باغبانپورہ۔

کیور یٹو میڈیسن کمپنی ربوہ (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

فون ــــ ۷۷۱، ۶۰۶

ضرورت

ہماری فیکٹری واقع جہلم میں کاریگروں کی ضرورت ہے تنخواہ کے علاوہ گریچیوٹی۔ سوشل سیکیورٹی۔ اولڈ ایج پنشن اور لیبر قوانین کے تحت تمام مراعات کا حق اور سنگل رہائش۔ ۶ ماہ کی سروس کے بعد فیملی کوارٹر دیا جا سکتا ہے۔

گورنمنٹ کے منظور شدہ ادارہ سے ڈپلومہ ہولڈر جن کا مشین پر ۳ سالہ تجربہ ہو درخواستیں معہ تصدیق کے مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

پاکستان چپ بورڈ (پرائیویٹ لمیٹڈ) پوسٹ بکس ۱۸ جہلم

پتہ

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے